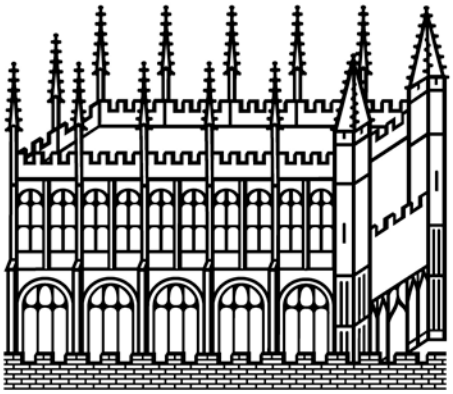


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

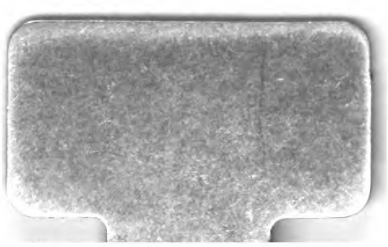
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.A62.

16A62(1-2)

INSTITUTE

جو شہ نے کہا وہ کیا ہم قبول — کہ حضرت کا کہنا نہیں ہے عدول — وہ خلق اور سیکھی نہ تھے تئیں — وہی خلق سب میں بڑائی ہے تئیں

سلامت مبارک پکار اپکار — ہوا ہر طرف سے نثار و نثار

جھکا جھم بیر سے لگے بجنے دان — وہ مردنگ و طنبور و سارنگیان

رنگین ناچنے رنڈیان ہر طرف — خوشی کا ہوا شور و غم ہر طرف

یہ تھا عدل سلطان محمود کا

قصہ سود اگر بچہ ۱۰

من جوشم و من لبریزم و خاموش شدم — دیگے کہ بجوش آمدہ سرپوش منم

ابتو سوئی کھڑی سائین کے دربار — ہنست کھیلت وہ چڑھت ہین سولیکی اب دھار

سُنا شعر اوسکا جو اوس یار نے — سُنایا جواب اوسکا دلدار نے

گر دار نصیبست مرا بر در معشوق — تا رقص کنان بر سر آن دار منم

گر یار مرا آمدہ منظور کند — رفتن جانم چرا نہ مسرور کند

کہا درد مند سچی اوسنے یہ جب — بجز شہ کے کوئی نہ سمجھا سبب

تبسم کیا شاہ سلطان امیر — اوسے لگا پوچھنے اے وزیر

سیہ پوش صف مین کھڑا کون ہے — مقابل جوان کے اڑا کون ہے

کہا اوسنے یہ مجکو معلوم نہ — ہے مخفی سخن مجکو مفہوم نہ

تو پھر بادشہ نے کہا حسن سے — کہ نزدیک جا کر نظر کر اوسے

جو نزدیک جا دیکھا اوسکے تئین — تو جانا کہ ہے دختر نازنین

کہا بادشہ سے نظر مین کری — یہ حضرت سلامت ہے بیٹی مری

کہا شہ نے مت فکر کو راہ دو — کہین ہم جو تم سے وہی جا کرو

حقیقت اونھونکی ہی مجپر عیان — یہ عاشق ہین صادق کرو نگا بیان

حسن کو بلا شہ نے دی یہ صلاح — شتابی سے دونو نکاکر تو نکاح

یہ بیٹا مرا ہی وہ بیٹی تری — کہ اب جلد نسبت خوشی ہی مری

بلایا جوان کو تسلی دیا — وہین چوم کے پھیر گودی لیا

نکاح اوسنے اون دونو کا کر دیا

خدایا بحق حسن و عشق کلام — کہ یا شاہ حسن و حسین علیہ السلام

خدایا بحق محمد نبی — کہ یا کون و مکان مین شفیع امم

درود و سلام

عرس سے ہوا حکم تب شاہ کا — جہان کو مین بھیجون وہانکو لیجا
کہ پچھم طرف ہے محلہ بڑا — وہان لوگ لیکر تو جا ہو کھڑا
ملکزادہ نام ایک ہے وان جوان — مرا چور ہے شب کا جاتو وہان
یہ سن کوتوال اوس محلے گیا — ملکزادہ تب آن حاضر ہوا
کہا اوس سے اے نیکمرد صواب — چلون سنگ تیرے کرو نہین جواب
پکڑ ہاتہ اوسکے آگے دھرا — تب اوسکے محل مین یہ غوغا پڑا
تمامی محلے مین اوٹھا جو شور — کہ ناحق ملکزادہ پکڑا ہے چور
محل مین جو سوتا تہا تاجر بچا — جگا نیند سے جب یہ غوغا سنا
وہان سے چلا اوسکو رہ مین ملا — مرے یار کو تو کہان لے چلا
کہا مین ہون حاضر ترا چور ہون — اسے چھوڑ مین ساتہ تیرے چلون
مین ہون چور اے نیک مرد صواب — چلون ساتہ تیرے کرو نہین جواب
سنا کوتوال اور حیرت ہوئی — یہ باتین سنین اوسکی سدھ بدھ گئی
کہا دل مین اے ہے خدا کیا کرون — کسے چھوڑ جاؤن کسے لے چلون
وہانتک جو ہمراہ دونون گئے — کچہری مین شہ کے وہ حاضر ہوئے
نظر شاہ نے کرکے دونونکا حال — اشارت یہ کی تب سو کوتوال
یہ تاجر بچہ چور ہے اب مگر — ملک کی خلاصی شتابی سے کر
وہان چوترے مین تہی سولی کھڑی — تماشے کو سب خلق جا کر اڑی

کہا باد شہ نے اسے لیکے جاؤ — مین جب آؤن تب اسکو سولی چڑہاؤ
سنا تاجی نکلا مگر دیر کی — چڑہا نے مین سولی کے تاخیر کی
یہ شہ نے جب یہ غوغا و شور سنا — کہ چڑہا نے مین سولی کے تاخیر کی
تماشے کی خاطر بہت بیقرار — سواری کی تیار ہاتہی پر جا
جوان کوتوال کو بہت تہا عزیز — سو ہمراہ لیکر چلا بیتمیز
جوان منتظر اپنے تہا یار کا — سنی ناز نین نے جب آہٹ کسی
ارادہ کیا پہلے کا پھر اوسنے — کہا ناز نین نے دوا کو بلا
کہ دیکھون مین اسکی تمامی کو جا — سجا کر یہ چہرہ سیہ فام کا
گیا سیاہ جامہ سیہ راہوار — منگا کر کے گھوڑا مونی وہ سوار

اثر یاد جو لیلا نہ ہو پھر کبھی — وہ رونی نہ چہرہ پہ ہوگی کبھی
ام المؤمنین بیبی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

محبت لگا مجکو حیران کیا — کہ مثل زلیخا پریشان کیا
ہے صد حیف دل کو کہا بار بار — رہو نہین اکیلی نہو پاس یار
کہا یار نے اب سنو میری بات — نہ رو وُ کہ ہے آج ماتم کی رات
اوٹھو شمع لاؤ کہ ہوتی ہے دیر — جو پڑھنا ہے قرآن تو پڑھ لو سویر
پڑھا پھر تو قرآن جو معتاد تھی — کہ اوس دم تھی باقی پہر رات بھی
جو جلدی سے پڑھکر کیا پھر تمام — پڑھا پھر نبی پر درود و سلام
پلنگ سے اوتر کر کھڑا ہاتھ جوڑ — کہ کو تو اوں نے مجکو پکڑا ہے چور
وداع اب کرو مجکو ہوتی ہے دیر — مرا یار میری کرے گا اوسیر
اوٹھی نازنین ہاتھ جوڑے کھڑی — پکڑ دامن اوسکا وہ پانوں پڑی
کہا یار میرا تو سرتاج ہے — بس اب چھوڑ دی مینے سب لاج ہے
مین آگے ترے ہون جو چاہے سو کر — کہ ہے وقت خالی کسی سے نڈر
کہا یہ نہو گا کہ ہے فعل بد — کہ دنیا مین کب زندگی ہے ابد
کہ ٹک جیونے کو بدی کیا کرون — نہین خلق سے تو خدا سے ڈرون
ولے اک عرض ہے مری یار سے — کہ کل مجکو مارین گے تلوار سے
جو اوس وقت پر دوست آئے نظر — مجھے موت کی تلخی ہووے شکر
کہا نازنین نے قسم ہے رسول — جو تمنے کہا سو کیا مین قبول
نشانی بتا کیا دکھاؤن تجھے — کہ اوس وقت جانونگی کیسے تجھے

اوٹھی نازنین ہاتھ جوڑے کھڑی — پکڑ دامن اوسکا وہ پانوں پڑی
گلے لگ کے روئی دو پانوں پڑی — پہن سیاہ باتا ہو گھوڑا سیاہ
کہ اوس وقت پر مجکو یون کر نگاہ — پہن سیاہ باتا ہو اکھڑی
وہان سے وہ رخصت ہوتا جبکہ — اوٹھی نازنین ہاتھ جوڑے کھڑی
گلے لگ رو کر وداع ہو چلا — کہا میری بی بی جن جاگیو
کہا تھا قول مین نے است ضامن بھی — اوسی وقت سلطان بھی گھر کو چلا
شتابی سے آیا بلا یا رکون — حقیقت کی پھیم دلدار سون

کہا یار نے بات سانچی کی — ہوئی صبح صادق اذان بانگ کی
بس اب سو رہو رات تھوڑی سی — اوٹھا شاہ اوس وقت وضو کی سبکو
سر اوسکا اوٹھا اپنا زانو پہ لیا — بیٹھا سامنے اوسکے کیا کام خاص
جو نیند آئی اوسکو غافل ہو — سب کان دو کھٹ عام خاص

جوان پر برہ کا بڑا جوش تھا
کسیکی خبر اور نہ کچھہ ہوش تھا

شتابی سے جاکر محل پر چڑھا
وہ سلطان بھی چھپکر کھڑا ہو رہا

کیا شاہ نے دل مین پھر فکر یون
کہ گوشے مین چھپکر کھڑا ہو ہون

جو پونچا محل پر جوان آن کر
تھی سوتی پڑی اپنی وہ سیج پر

ادب سے کھڑا ہوکے کی فکر یون
کہ محبوب سوتا جگاؤن مین کیون

کھڑا ہوکے رویا ندی بہ چلین
جب آنسو پڑے اوسکی آنکھین کھلین

جو دیکھا کھڑا سر پہ دلدار ہے
ولیکن روان چشم خونبار ہے

لگی پوچھنے اے وفادار من
بڑی دیر کیون کی بتا یہ سخن

کہ اب تک نہ آئے کہان تھے مگر
حقیقت جو گذری سو اظہار کر

تری انتظاری مین شب ہوگئی
ابھی نیند آئی تو مین سوگئی

مجھے تجھہ بنا ایک پل سال ہے
تجھے مجھہ بنا کہ کیا حال ہے

بھلا تیرے رونے کا کیا طور ہے
یہ زاری تمہی محبوب کیون ہو رہے

سخن سنکے فی الحال رویا جوان
کیا نامرادی کا اپنی بیان

کہا کیا کہون تجھسے مین اپنا حال
کہ امشب کو پکڑا مجھے کوتوال

تب اوس سے کہا مین کہ اے نیکنام
ہے اک یار میرا ملکزادہ نام

اگر مجکو ہمراہ وان لے چلو
ضمان لے کے میری خلاصی کرو

پکڑ ہاتھہ مجکو لے آگے دھرا
چھٹا یار کو جبکہ ضامن دیا

پہ باتون مین کل ہو گئی بیقرار
بھر اشک آنکھون مین بھر لائی وہ زار

حقیقت سنی جب سے اسنے تمام
کہی چھپ رہنے کی سب بات

جدائی کو اوسکی نہ سہہ سکی
سنا حال جب جانکاہ

کہا جاکے اسنے عمارہ بالا سے
کہ یا جاکے اسنے کہا یار سے

کہی اسنے اوسکو سب اے کامگار
کہ تجھہ بن ہمارا ہوا کیا حال زار

کہ تجھہ بن نہ دیکھون مین کل کی طرف
کہ تجھہ بن نہ دیکھون مین کل کی طرف

چوتھی مین دیکھون نہ کل کی طرف

تمت

وہی چاہتا ہے جو تجھہ بن نہ دیکھون

مرے واسطے تو کسا لاسے

غضب ہے جو جان میرا تجھہ بن ہے

تجھے ایسا ظالم پہ جو کن ہوئی

بجا ہون مری کی جو کن ہوئی

کہ پانی فلک نے تجھے کیا کیا

کیا مجھکو غمگین مرا جی لیا

اے او فلک ہائے تو اے ظالم

اے درد مند و نما کر غریبا

مرے یار سے مجھکو ملتا نہیں ہے

قول جسنے باندھا دلارام سے

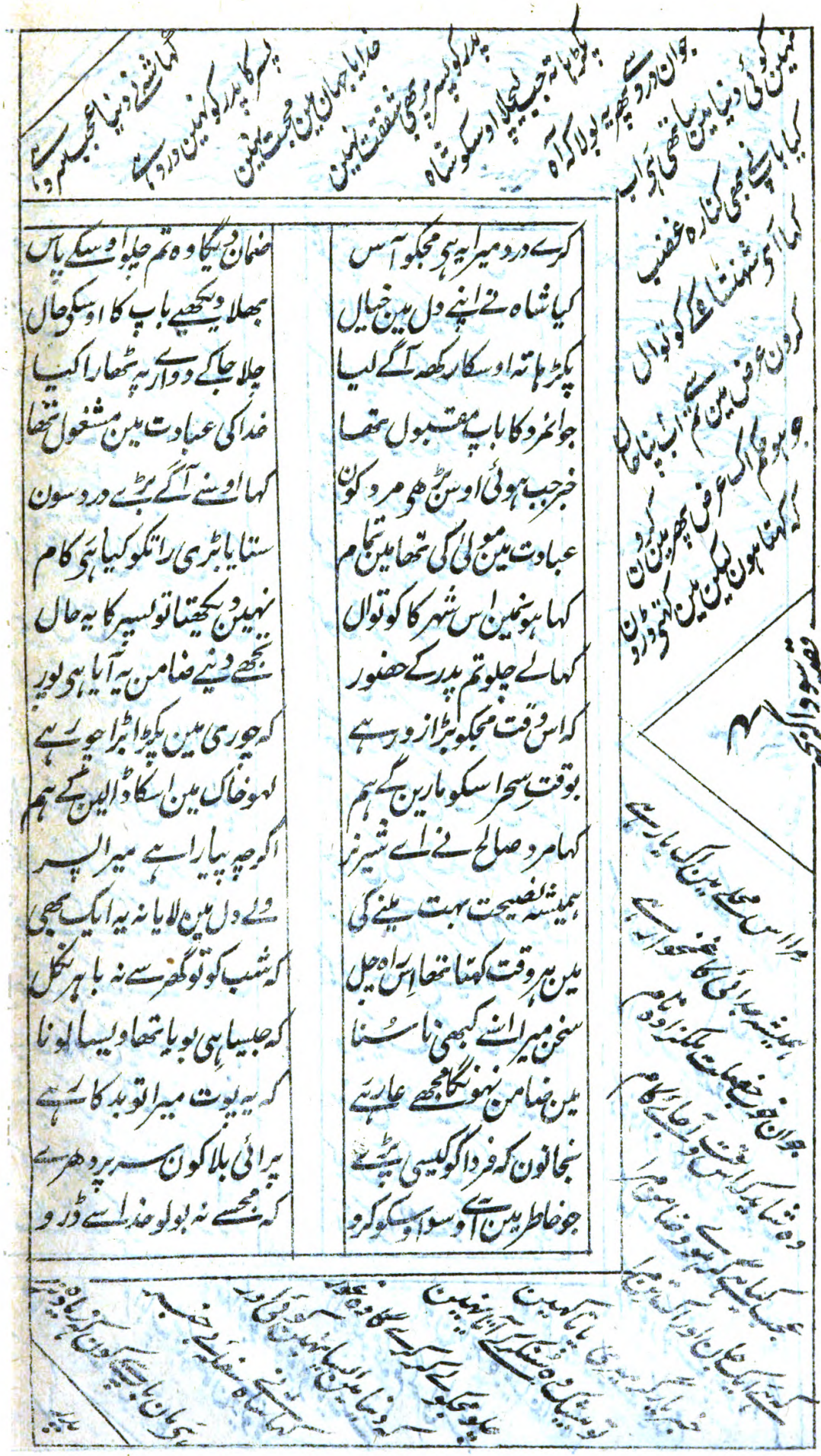
خدا جانتا ہی نہین اور بات ہے
ہی راست بازی مین اوس سا کہان
جو دیکھا وہی تو کرم مین لکھا
اگر حکم ہو تیر اس وقت پر
تو چڑھکے محل پر کرون اک نظر
فلانے مرے دل کو راحت تو دے
یون جا تک سکے جو رخصت تو دے

ہی وہ زلف کافر مرے دل کو مار
وہی بال مجھ دل کو زنجیر ہے
وہ آنکھین ہر اک اوسکی صیاد ہین
مژہ جو ہین وہ تیر فولاد ہین
بھوین کج کمان یا مہ عید ہین
کہ دیندار سب مائل دید ہین
نگہ وہ اگر اپنی ترچھی کرے
تو سینے پہ عاشق کے برچھی گڑے
نہ اک چال پہ کبک بے جان ہے
کہ عاشق کا دل اوسپہ قربان ہے
وہ رخسار رشک گل گلشنی
کہون مین پری یا کہ حور جنی
ہے سرو چمن باغ خلد بر ین
سراپا ہر اک عضو ہی نازنین
اگر وہ کبھی آنکھ سرمہ کرے
تو اوسکی نگہ سے کبھی نا گرے
نظر اوسکی صورت سی گر ٹک لڑے
تو عاشق کا دل ٹکڑے ٹکڑے کرے
اگر اوس پری نے کرے ٹک نظر
تو ہو جاوے ہشیار خود بیخبر
اوسی سرو پر تو مری ہی دل مرا
اوسی شوق سے دل یہ شیدا ہوا
جو ہو صحن خانے مین وہ خوشخرام
نہ لے شمس پھیر واں سے جانے کا نام
اگر جلوہ گر ہو وہ گلزار مین
نکل بھاگین سب پھول بازار مین
مین جاتا ہون اوس پاس صبح و شام
فقط ہی کلام اللہ پڑھنے سے کام
کہ جس وقت پر جا کھڑا مین ہوا
تو قرآن اوتارا رحل پر دھرا
مرا اوسکا ہر دن یہی طور ہے
تلاوت سوا کچھ نہین اور ہے

جوان

پدر سے بڑا کیا ترا یار ہے — کہ دنیا مین جسکا بڑا پیار ہے
کہا باپ نے گو تجھے کھایا غم — پر اوس یار سے ہے امید کرم
کیا غور سلطان نے دل مین یہ تب — کہ دیکھین چلو دوست کو اسکے اب
پکڑ لے چلا وہ جہان یار تھا — محبت کا گویا کہ گھر بار تھا
وہ اک یار سوتا تھا آنند مین — دگر یار سلطان کے تھا بند مین
یکے یار مدھ پی کے بدمست تھا — دگر یار کا بند مین دست تھا
یکے یار کا دل بغل بیچ تھا — دگر یار کا دل محل بیچ تھا
پکارا یہ جا کر وہ نکا شتاب — لیے ہاتہ مین خنجر اور مست خواب
جو نکلا غضب مین پکارا ڈپٹ — کہ ٹک نا سنبھالے تو جاوے لپٹ
جو دیکھا تو اوسکا وہ دلبند ہے — سیہ پوش کے دست مین بند ہے
ملک نے پکارا کہ اے نیک خبر — نہین خوف میرا ابھی تجکو مگر
وہ بولا کہ کہ تو ترا نام کیا — مرے یار سے کہ ترا کام کیا
جو چاہے بھلا چھوڑ اے نیکمرد — نہین مارون شمشیر ہووے گا گرد
کہا شاہ نے کیا ہے قدرت تجھے — لگاوے جو شمشیر مارے مجھے
مین ہون خاص اس شہر کا کوتوال — گھڑی مین جو چاہون کرون تیرا حال
پکڑے چلا ہون اسے قتل کو — سحر دیکھیو شاہ کے عدل کو
اگر یار کا تجکو ہے درد و غم — ضمان ہو تو فی الحال تا صبحدم





رعیت پہ ہی ظلم یا عدل ہے — نگر بیچ ہے قہر یا فضل ہے
پہن کالے کپڑے سر شام کو — نکلتا تھا تو دیکھون آنام کو
ہوا جب مسلح کمر باندھ کے — اکیلا چلا خنجر اک ہاتھ لے
کیا گشت ہر سوے بازار کو — چلا دید گلیون کو وہ نا مجو
نپایا کسی ٹھور بٹ مار کو — نہ چور اور رہزن نہ بد کار کو
کیا شکر مولی کا پھر صبح و شام — کہ ہی امن مین سب رعیت تمام
ہی اس خلق پر عدل اور غم نہین — کوئی ظلم ظالم سے پر غم نہین
کیا غور دل مین شہ بے نظیر — کرون سیر آنک مین محلہ و زیر
یکایک سیہ پوش سلطان امیر — جو گذرا وہ طرف مکان وزیر
گذر شاہ کا اوس طرف جا پڑا — تو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا
کھڑا ہیگا اک نازنین نوجوان — جوان کی طرف کو ہوا وہ روان
جو چاہے کہ پھینکے کمند جا لڑے — تب اوس آسرے سو محل پر چڑھے
جو تحقیق دیکھا اوسے رات مین — کمند مسلسل لیے ہاتھ مین
یہ جانا کوئی چور بٹ مار ہے — ویا یہ کسیکا گرفتار ہے
ڈپٹ کر پکارا کہ آہ نے خبر — نہین خوف میرا ہے تجکو مگر
کہا کہ تو مجھسے ترا نام کیا — کیون آیا آدھی رات کو کام کیا
لگائے طمانچے پکڑ زور زور — اوٹھا لے گیا اوسے جانکر اوسنے چور



قصہ سوداگر بچہ

کہا اوسنے شہ کو توال
کرون عرض اب تجھ سے مین اپنا حال
جو اس وقت چھوڑو تو لو تم ثواب
کرو ذرا کرو گے مین اپنا جواب
کہا شاہ نے ظلمکے بے خبر
پکڑ چور کو کیسے چھوڑا مگر

الٰہی تو مجھکو نہ محتاج کر — الٰہی بقدرت ہی تیری بچے — کہ دنیا ہی دوزخ ہی تجھکو پسند — الٰہی تو صحابہ مین بندہ ترا

نعت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قیامت مین مجکو بڑی آس ہی
کہ محبوب حق کا نبی پاس ہی
وہ درگاہ تیری مین ہم جائینگے
دو عالم شفاعت کا محتاج ہی
بہت راہ اوس پل کی کانپ رہی ہی

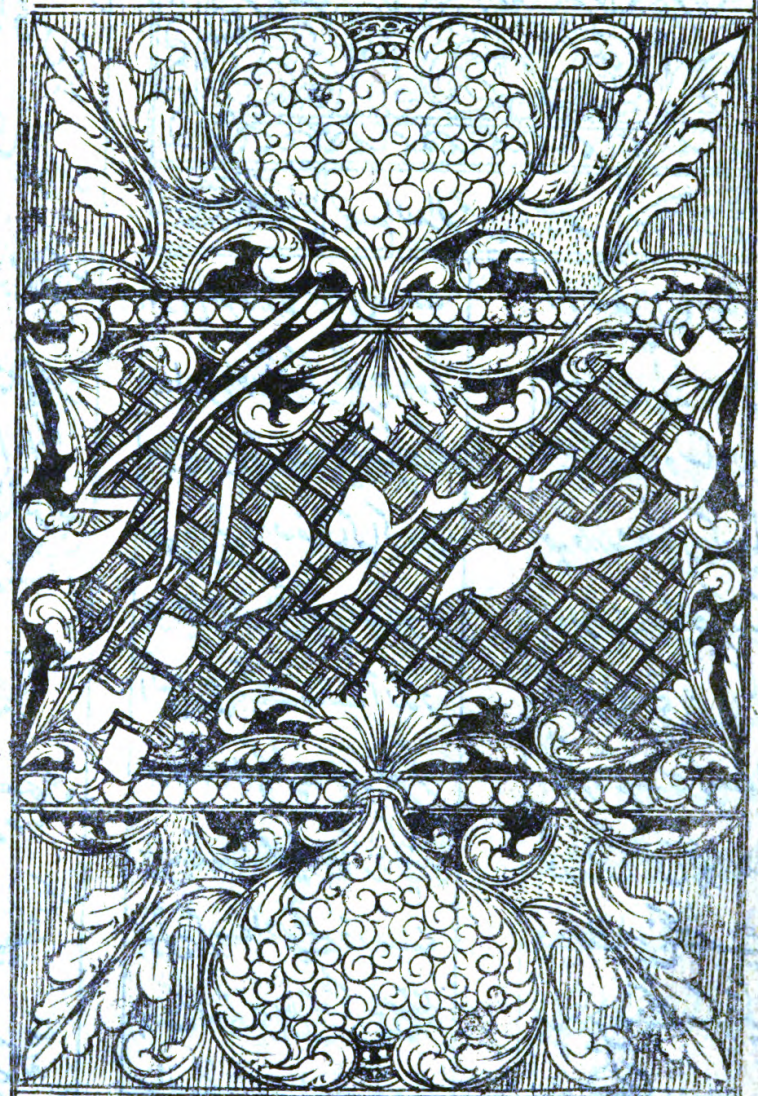
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا سر تاج ہے — دو عالم مین جسکا بڑا راج ہے
وہ اول اور آخر کریگا جو ہوئی — جو دنیا مین آیا رہے گا نہ کوئی
وہ قادر ہی قدرت سی سب کچھ کری — وہ بخشے گا اوسکو جو اوس سے ڈرے
الٰہی مین تیری صفت کیا کرون — چہ قدرت زبان کو بیان تا کرون
جو چاہے تو رائی کو پربت کرے — او پربت کو ناچیز کرکے دھرے
الٰہی مری تجسے ہے آرزو — کہ دنیا و عقبیٰ مین رکھہ آبرو
تو بندے پر اپنے سدا مہر کر — نظر رحم سے کرلے اوسکی خبر
مین قدرت کا تیری کرون کیا بیان — تو رزاق مطلق ہی در دو جہان
جو توبہ کرے اور تجسے ڈرے — دو عالم مین بخشے جیے یا مرے
بہت راہ تیری مین بھٹکتا پھرین — بنا دین تجھے سر کو ٹیکتا پھرین
جنھون نے تری راہ مین سر دیا — اونھون نے کمائی کو پورا کیا
الٰہی مین بندہ گنہگار ہون — تری بخششون کا طلبگار ہون

آغاز قصہ

مین اس بعد آغاز قصہ کرون — سنا تھا فارسی مین جو مین نے سخن
پہ دیکھا تواریخ مین جا بجا — کہ سلطان محمود غازی سا
کہ سلطان محمود غازی سا — سدا اسکی تلوار دنیا مین

به عون صناع مکین و مکافض فضل خلاق زمین



مطبع نامی منشی نول کشور مین طبع مزین مطبوع هوا

لیکن یہ عرض ہے کہ جو ہوں جان سے ذرا — اہل و عیال کو مرے انعام ہو عطا
فرمایا شاہ نے کہ یہ ہمنے کیا قبول — انعام کی طرف سے تمہیں من ملول
جب اسنے مدعا سے دل اپنا بھر کیا — رخصت کے واسطے سر تسلیم خم کیا
فرمایا شاہ نے کہ بنے قبر اک گمان — مانند مردہ اسمیں کیا جائے یہ نہان
سو اک ایک اوسمیں رہے تا ہو اوسے آئے — گر بھی حبس کی یہ میں اوسمیں مر جائے
لوگوں نے حسب حکم بہت جلد ہو چکے — فی الفور ایک قبر کی جا پکی سو رکھے
طیار قبر کرکے کیا اوسکو دفن پھر — اور صبح ہونے کے رہے وہ لوگ منتظر
ہونے ہی صبح قبر کو جلدی سے وا کیا — مدفون دیکھیں زندہ رہا یا کہ مر گیا
دیکھا تو پایا زندہ کے دست نا توان — تھا احتباس دم کی گرمی سے بیجان
پونچی ہوا جب اوسکو توانائی آگئی — گویا پھر اوسمیں از سر نو جان آگئی
جب ہوش اوسمیں آیا تو پوچھا یہ اسنے حال — سلطان کے پاس چل کے کہا حال سب بیان
بولا کہ ایک ہاتھی سواری کو لائیے — یوں بادشہ کے پاس مجھے لیکے جائیے
لیکن میں پہلے اپنے ذرا گھر کو جاؤنگا — بعد اوسکے بادشاہ کے نزدیک آؤنگا
منظور حال قبر کا ہی پوچھنا اگر — تو صبح کے میں آن پونچا ہوں بگاہ گھر
سلطان سے حال لوگوں نے جاکر بیان کیا — جو کچھ کہ اوسنے اوسنے کہا تھا عیان کیا
سنتے ہی بادشاہ نے اوسنے کیا خطاب — لیجاؤ ہاتھی اوسکی سواری کو تم شتاب
پونچا وہاں سوار یکو ہاتھی ہو سوار — راہی ہوا وہ گھر کی طرف واں سے ایک بار

کہنے لگا کہ آیا ہون مین سنکے حکم شاہ
مجیسر زراہِ لطف ذرا کیجیے نگاہ

تعمیل حکمِ شاہ کو حاضر ہوا ہون مین
گھر سے اسی ارادے کے خاطر چلا ہون مین

اے کوتوال شہر مری ہے یہ آرزو
پونہچون کس طرح سے مین سلطان کے روبرو

سن کوتوال اوسکو تحیر سے ہو قرین
بولا کہ حکم شہ سے تو واقف ہے یا نہین

رہنا پڑیگا قبر مین ہو دن رات بھر
انعام پیچھے پہلے ہے وان جان کا خطر

بولا کہ جان جانے سے مجکو نہین ہراس
لیچلیے آپ مے تئین بادشہ کے پاس

انسان نہین اوٹھاتا ہے جب تک کہ درد و رنج
ملتا نہین ہے اوسکو سرِ دست مال و گنج

اپنی اسی بہانے سے گر موت آئی ہے
سلطان کے کام پر جو مرن کیا برائی ہے

تھے جتنے لوگ وان ہوئے حیرت مین سب کے سب
صورت کو اوسکی دیکھکے کرنے لگے عجب

جب حال کوتوال کو اوسکا ہوا عیان
لے اوسکو بادشاہ کیجانب ہوا روان

مشہور راستے مین ہوئی جا بجا خبر
ہر ایک دوڑا دیکھنے کام اپنا چھوڑکر

اوس وقت راستے مین تماشائے عام تھا
لوگونکے اجتماع سے وان ازدحام تھا

ناگاہ ایک شخص قلندر گدا شعار
اوس ازدحام مین ہوا اس شخص سے دوچار

بولا کہ وقت خیر ہے کچھ دے خدا کے نام
دنیا خدا کی راہ مین اتنا ہی سب کے کام

اوسنے تو نام دینے کا ہرگز سنا نہ تھا
دینے کے نام سے کبھی واقف ذرا نہ تھا

کہنے پہ اوس گدا کے کیا کچھ نہ التفات
لایا نہ پر زبان پہ اوسنے کان تک اوس بینوا کی بات

پھر اوس فقیر نے یہی اوس سے کیا سوال
کچھ دے خدا کی راہ پہ کر وان کا بھی خیال

اس وہم پر خیال نفرمائین کچھہ حضور — اللہ کے کرم پہ توکل ہی پر ضرور
ایمان جسکے ساتھہ ہی اوسکو خطر نہین — پیغمبر خدا کی مدد ہی تو ڈر نہین
سمجھایا اوس وزیر نے ہر چند بار بار — چاہا کہ شہ کے دل کو کسیطرح ہو قرار
لیکن نہ بادشاہ کے دل مین اثر ہوا — سمجھانا اسکا شہ کو کچھہ کارگر ہوا
فرمایا شاہ نے کہ ترا سب وعظ و پند — بیکار ہی نہوگا مجھے کچھہ یہ ہو مند
یہ امر گر کسیکو نہ منظور ہوئے گا — یہ وہم بھی نہ دل سے مرے دور ہوئے گا
کی عرض تب وزیر نے جو حکم شاہ ہو — لاؤن بجا کہا کہ یہ خواہی نخواہ ہو
دے تو تمام شہر مین اسطرح اشتہار — جو کوئی اپنی جان پہ کرے جبر اختیار
یعنے کہ رات بھر وہ کرے قبر مین مقام — زندہ اگر وہ بچ گیا اور شب ہوئی تمام
پھر صبح ہوتے اوسکو نکالین گے قبر سے — ہوئے گی مخلصی اوسے سخت جبر سے
جو حال شب کو گذرے اگر وہ بتائیگا — دس توڑے اشرفی کے وہ انعام پائیگا
دیکھا وزیر نے یہ مرض لاعلاج ہے — آشفتہ شاہ کا خفقان سے مزاج ہے
آخر کو وعظ و پند سے عاجز ہوا وزیر — سلطان کے حکم کی ہوئی تعمیل ناگزیر
بلوا کے کوتوال کو مضمون بتا دیا — وہ حکم شاہ اوسکو مفصل سنا دیا
آگاہ حکم شہ سے ہوا کوتوال جب — منشی کو اوسنے اپنے اوسیدم کیا طلب
لکھوایا حکم شہ کے موافق اک اشتہار — چسپاں کیا اوسے تھا جہانخاں کل گذار
اور کی منادی شہر مین اوس حکم کی تمام — سلطان کے حکم سی ہوئے آگاہ خاص و عام

جب یہ حکم شہر مین ہوگیا
سنتے ہی کل شاہ کو پہونچا گیا
اہل خبر نے کل کے سنا فیصلہ
سیون جان کو کوئی سمجھا گیا
اپنا اور ٹھانیگا طمع خام سے
تا چند روز کل کو بھی کھا کر ملا
واقف ہر ایک شخص ہوا اوس کے حال سے
آخر کو ایک شخص تھا جل مین پتل
مسکین بیقرار تھا وہ بدل
کانپی تھی اوسکے غم سے فقط جان جان مین
رہتا تھا صبح و شام اسی فکر و خیال مین
کرتا تھا آپ خرچ نہ دیتا تھا غیر کو
بیٹھا تھا بند کرکے گھر پاس چیز کو
انعام کی خبر جو سنی اوسنے ناگہان
کہنے لگا کہ بخت کا سب کے امتحان
تکلیف بات بھر کی اگرچہ شدید ہے
جیتے رہے تو صبح کو پھر دیکھا جائیگا

اور اپنا اس زمانہ مین ابتدا سے کے
عالم وفا کو فانی مین تھا جان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انعام حق بیان کرین تاب و توان نہین — اوسکے ادائے شکر کے قابل زبان نہین

کیسا خدائے ہمپہ یہ لطف و کرم کیا — بھیجا نبی تو اوسکو شفیع الامم کیا

محبوب برگزیدہ وہ عالیجناب ہی — دروازہ جسکے گھر کا جہان کا مآب ہی

یارب صلوٰۃ اوسپہ ہو اور اوسکی آل پر — بعد اوکے اونپہ جو ہین چلے اوسکی چال پر

صدقے مین اونکے بخش دے یارب ہمارے گناہ — رکھہ مجھہ گناہگار پہ بخشش کی تو نگاہ

دنیا مین ہو نہ دولت و زر کی مجھے ہوس — تیرے حبیب پاک کی الفت ہو اور بس

دنیا کی بُرائی اور خیرات کرنیکی بھلائی

دنیا ہی قیدخانہ مسلمان کے واسطے — راحت کی جا نہین ہی یہ انسان کے واسطے

مطلوب عافیت ہی تو کچھہ خیر کیجیے — یان سے نکل کے خلد کی پھر سیر کیجیے

دنیا خدا کی راہ مین کارِ معاد ہی — اِسپر کسیکا قول مجھے خوب یاد ہی

دنیا عجب مقام ہی اور جا سیر ہی — ہی خیر یہ اوسیکو جسے دست خیر ہی

اس قصہ عجیب کا سننا ہی پر ضرور — دنیا کی جسکے سننے سے ہو چاہ دل مین دور

قصہ ایک بادشاہ اور ایک بخیل کا جسنے دنیا کو ترک کیا

Sakhawat Nama

INDIAN INSTITUTE

به عون صناع مکین ومکان فضل خلاق زمین وزمان

سخاوت نامه

مطبع نامی منشی نول کشور مین بطبع مزین مطبوع هوا

Sukhāvatīvyūhaḥ

and

Qissah-ē- Saudāgar-baccah.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.



